جمعرات
۱۳۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۲۸ | جمعرات ۷۔ جمادی الاول ۱۴۱۵ھ ۱۳ اخاء ۱۳۷۳ ھش ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

تکبّر اور شرارت بری بات ہے

تکبر اور شرارت بری بات ہے۔ ایک ذرا سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا۔ وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا اور مدت سے بارش نہ ہوئی تھی تو ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں اور روڑیوں پر بھی ہوئی تو اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی۔ یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اس کا سارا ولی پن چھین لیا۔ آخر وہ بہت سا غمگین ہوا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس (اور اس طریق سے جو سب سے اچھا ہو ان سے بحث کر) کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے چنانچہ فرماتا ہے (وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے:) مگر یاد رکھو جیسی یہ باتیں حرام ہیں ویسے ہی نفاق بھی حرام ہے۔ اس بات کا بھی خیال رکھنا کہ کہیں پیرایہ ایسا نہ ہو جاوے کہ اس کا رنگ نفاق سے مشابہ ہو۔ موقعہ کے موافق ایسی کارروائی کرو جس سے اصلاح ہوتی ہو۔ تمہاری نرمی ایسی نہ ہو کہ نفاق بن جاوے اور تمہارا غضب ایسا نہ ہو کہ بارود کی طرح جب آگ لگے تو ختم ہونے میں ہی نہیں آتی۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۰۴)

ہر عمل سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہئے کہ وہ برکتوں والا ہو اور اچھے نتائج نکلیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انسان روزانہ ہی مختلف قسم کے کام کرتا ہے مگر جہاں تک علم حاصل کرنے کا تعلق ہے گو انسان ساری عمر ہی علم سیکھتا رہتا ہے لیکن علم سیکھنے کی ایک عمر ہے یعنی کم عمر کے بچے اور نوجوان دنیوی علوم بھی سیکھ رہے ہوتے ہیں اور دینی علم بھی ان کو سکھایا جا رہا ہوتا ہے۔ پس علم سیکھنا بھی ایک کام ہے ہوائی جہاز اڑانا بھی ایک کام ہے۔ ہل چلانا بھی ایک کام ہے۔ ہزار ہا قسم کے مختلف کام ہیں جو انسان کرتا ہے اور سارا دن ہی کام کرنے میں گزر جاتا ہے۔ (-) بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو نکمے بیٹھے رہنے کے عادی ہوتے ہیں لیکن عام طور پر انسان کو کوئی نہ کوئی کام کرنا پڑتا ہے اور وہ لوگ جو دعاؤں میں اپنا وقت گزارنے والے ہیں دعا بھی ایک کام ہے کیونکہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا ہے کہ تدبیر دعا ہے اور دعا تدبیر ہے۔ پس بیسیوں بلکہ سینکڑوں کام ہیں جو ہم روزانہ کرتے ہوں گے۔ کوئی کام چھوٹا ہوتا ہے اور کوئی کام بڑا ہوتا ہے۔ کوئی کام کم اہمیت کا ہوتا ہے اور کوئی کام زیادہ اہمیت کا ہوتا ہے۔ انسانی زندگی ایک مسلسل عمل اور جدوجہد کا نام ہے اس لئے اللہ نے (کلام الٰہی) کے شروع میں ہمیں سکھایا ہے کہ ہر عمل سے پہلے وہ چھوٹا ہو یا بڑا اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہئے۔ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مدد فرمائے اور جو کام کرنا ہے وہ برکتوں والا ہو اچھے نتائج نکلیں۔ اس میں انسان کامیاب ہو جائے اور بعض کام بڑے ذی شان ہوتے ہیں ان کے لئے خصوصاً زیادہ دعائیں کرنی پڑتی ہیں۔ چھوٹے بچوں اور بڑوں کو بھی سمجھانے کے لئے میں ایک چھوٹی سے مثال دیتا ہوں۔

انسان کھانا کھاتا ہے یہ بھی اس کا ایک عمل ہے مگر یہ عمل ہے ہمارے دانتوں کا۔ یہ عمل ہے ہماری زبان کا۔ یہ عمل ہے ہمارے ہونٹوں کا منہ کا سارا حصہ لقمے کو ایک چکر دے رہا ہوتا ہے اور انسان کے دانت اسے چبا رہے ہوتے ہیں۔ پھر وہ غذا معدے میں جاتی ہے وہاں اس پر ایک عمل ہوتا ہے۔ پھر وہ انتڑیوں میں پہنچتی ہے وہاں ایک اور عمل ہوتا ہے۔ غرض انسان کھانا کھانے سے ایک عمل کی ابتداء کرتا ہے تو اس کے لئے بھی خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کی ہدایت دی گئی ہے لیکن سب سے اہم کام (کلام الٰہی) سیکھنا ہے اور اس کے علوم حاصل کرنے ہیں (کلام الٰہی) کے اسرار سے واقفیت پیدا کرنی ہے اور (کلام الٰہی) پر عمل کرنے کی توفیق اپنے رب سے چاہنی ہے۔

(از خطبہ ۱۶۔ ستمبر ۱۹۷۷ء)

تقویٰ کا مضمون باریک ہے۔ اس کو حاصل کرو خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ۔ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو خدا اس کے عمل کو واپس الٹا کر اس کے منہ پر مارتا ہے۔ متقی ہونا مشکل ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۹۴ء کو قبل از نماز ظہر مندرجہ ذیل جنازے حاضر و غائب پڑھائے

نماز جنازہ حاضر

۱ مکرم احتشام الحق صاحب ابن ڈاکٹر عبد الحق

نماز جنازہ غائب

۱ حضرت مولوی حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ
۲ مکرم مولوی سید جواد علی شاہ صاحب سابق مربی سلسلہ امریکہ۔ ربوہ
۳ مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ والدہ مختار احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ نیویارک
۴ محترمہ سلمٰی صاحبہ اہلیہ کرنل راجہ مبشر احمد صاحب ایبٹ آباد۔ پاکستان
۵ مکرمہ ثریا اقبال صاحبہ دختر ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب لاہور پاکستان
۶ مکرم مرزا حمید احمد صاحب ابن مرزا نذیر علی صاحب ربوہ پاکستان
۷ مکرم رانا عبد الحکیم صاحب خوشاب پاکستان
۸ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب گجراتی ربوہ پاکستان
۹ مکرم عبد الغفور صاحب کابلی افغانستان
۱۰ محترمہ مختاراں بی بی صاحبہ بنت مکرم خدا بخش صاحب جمال بیکری ربوہ پاکستان
۱۱ مکرم ڈاکٹر ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲ مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد العزیز بھٹی صاحب (ساس مکرم عبد المومن طاہر صاحب) ربوہ پاکستان

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ فریدہ بانو قریشی دختر مکرم ڈاکٹر ارشد احمد قریشی صاحب فیصل ٹاؤن لاہور نے ایف۔ اے کے امتحان میں ۸۶۷/۱۱۰۰ نمبر لے کر کینرڈ کالج لاہور اور بورڈ میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔

عزیزہ نے میٹرک میں ۷۳۰/۸۵۰ نمبر لے کر اور مڈل میں ۷۷۵/۸۷۵ نمبر لے کر وظائف حاصل کئے تھے۔ اب بھی امید ہے۔ عزیزہ کو وظیفہ مل سکے گا۔

احباب سے عزیزہ کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۳۔ اخاء۔ ۱۳۷۳ ھش ۔ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

باادب بانصیب

عادت پڑتی بھی آہستہ آہستہ ہے اور چھوٹتی بھی آہستہ آہستہ ہے۔ بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ آہستہ آہستہ عادت پڑ تو جاتی ہے لیکن چھوڑنے کے لئے بڑی مشکل پیش آتی ہے خاصی دشواری کے ساتھ عادت چھوٹتی ہے۔ بعض اوقات کوئی عادت اتنی راسخ ہو جاتی ہے کہ اس کے متعلق یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ یہ تو اب فطرت ثانیہ بن گئی ہے یعنی جس طرح انسانی فطرت اسے ایک نہج پر کام کرنے کی ترغیب دیتی ہے اسی طرح وہ عادت چلتی ہی چلی جاتی ہے اور ارادے کے باوجود اسی طرح کام کرنے کی طرف مائل کر دیتی ہے۔ اسی لئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اچھی اور بری عادتوں کا بچوں کی اوائل عمر ہی سے خیال رکھنا ضروری ہے۔ احادیث میں ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ بچوں کی عادات کو درست رکھنے کے لئے بعض کام ایسے وقت بھی کئے گئے جب بچہ ابھی پوری طرح سمجھتا بھی نہیں تھا کہ کیا کیا جارہا ہے اور کیوں کیا جارہا ہے۔ لیکن جب اس نے آہستہ آہستہ ویسے ہی ہوتے دیکھا تو وہ اچھی عادت اپنانے لگا اور بری عادت ترک کر دی گئی۔ اگر بچپن سے عادات کا خیال نہ رکھا جائے تو یقیناً بڑے ہو کر اچھی عادات تو بے شک آہستہ آہستہ پڑ سکتی ہیں لیکن بری عادات کا چھوٹنا خاصا زیادہ مشکل ہو جاتا ہے بلکہ انسان کہنے لگ پڑتا ہے کیا کروں عادت جو پڑ گئی ہے گویا کہ ارادہ کرنے کے باوجود کہ وہ اس عادت کو چھوڑنا چاہتا ہے چھوڑ نہیں سکتا اور بچپن ہی سے جن اچھی عادات کا خیال رکھنا ضروری ہے ان میں سے ایک بڑوں سے گفتگو کے آداب ہیں۔ حضرت امام جماعت الثانی فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات والدین اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ ان کے بچے نے گالی دی ہے۔ آج اس بچے نے اپنے ماں باپ کو گالی دی ہے اور ان کا دل خوش کیا ہے۔ کل وہ دوسروں کو گالی دے گا اور ان کا دل رنجیدہ کرے گا اگر بچپن سے ہی بچے کو یہ بتایا جائے کہ اسے بڑوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا ہے، کس طرح اچھی زبان استعمال کرتے ہوئے ان کے ساتھ گفتگو کرنی ہے اور کس طرح ان کی بات کو توجہ سے سننا ہے تو یقیناً بڑوں کے آداب کی اسے پہچان ہو جائے گی اور وہ ہمیشہ بڑوں کا ادب کرے گا۔ راہ چلتے ہم نے دیکھا کہ ایک بڑے آدمی نے ایک بچے سے کہا بیٹا یہ بال نالی میں گر پڑا ہے اور گندہ ہو گیا ہے۔ تم نے اسی طرح نالی سے نکال کر اس کے ساتھ پھر کھیلنا شروع کر دیا ہے یہ بات تو اچھی نہیں ہے۔ بچہ کسی قدر شوخ تھا۔ بات تو اس نے ساری سن لی لیکن کہنے لگا آپ ہمارے والد تو نہیں ہیں کہ ہمیں بیٹا کہہ کر پکارتے ہیں اور اس طرح نصیحتیں کرتے ہیں۔ یقیناً اس بچے کو اس کی اوائل عمر سے یہ نہیں بتایا گیا کہ بڑوں کے کیا حقوق ہیں اور جب وہ چھوٹے بچوں کو یا دوسرے لوگوں کے کسی قدر جوان بچوں کو بیٹا کہتے ہیں تو ایسا وہ شفقت پدری سے کہتے ہیں نہ کہ یہ بات جتانے کے لئے کہ وہ ان کے واقعی باپ ہیں۔ یہ بات تو درست ہے کہ وہ ان کے باپ نہیں ہوتے لیکن ان کے دل میں باپ کی محبت کا جذبہ ہوتا ہے اور اسی جذبہ سے یہ بات کرتے ہیں۔ اگر یہ جذبہ موجود نہ ہو تو انہیں کیا کوئی گندی نالی سے بال نکال کر اسی طرح کھیلنے لگ پڑے تو ان کا کیا بگڑتا ہے۔

بچوں کو شروع سے یہ بات بتانے کی ضرورت ہے کہ بڑوں کے آداب کیا ہیں، ان سے کس طرح گفتگو کی جائے، ان کی باتوں کو کس طرح سنا جائے اور ان پر کس طرح عمل کیا جائے۔ یہ ان کی زندگی کی بہتری کی کلید ہے۔ اگر وہ بڑوں کا ادب نہیں کریں گے تو ہو گا نہ صرف یہ کہ وہ ادب نہ کرنے کا نقصان اٹھائیں گے بلکہ وقت آنے پر ان کا بھی کوئی ادب نہیں کرے گا۔ جیسا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اگر کسی نے کسی کے بڑھاپے میں اس کی خدمت کی ہے تو جب وہ خود بوڑھا ہو گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے اشخاص کھڑے کر دے گا جو اس کی خدمت کریں گے اور ہم نے یہ بھی سن رکھا ہے کہ باادب بانصیب بے ادب بے نصیب۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ بچپن ہی سے بچوں کو یہ آداب سکھائے جائیں کہ بڑوں کا کیا حق ہے۔ ان کے ساتھ گفتگو کس طرح کرنی ہے۔ ان کی گفتگو کو کس توجہ سے سننا ہے۔ اور اس پر کس طرح عمل کرنا ہے۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو یقیناً معاشرہ بہتر بن سکتا ہے اور ہماری کل کی قوم یقیناً آج کی قوم سے بہتر ثابت ہو سکتی ہے۔

جانے پہ ایک دوست کے دل پُرملال ہے
دل رو رہا ہے آنکھوں میں اشکوں کا کال ہے
شائد یہ انتہا ہے غمِ ہجرِ دوست کی
جان و دل و دماغ کی حس پر زوال ہے

ابوالاقبال

○

چمک دمک ہو ستاروں کی، یا گلوں کا نکھار
تری جبیں کی شکن پر ہر ایک حسن نثار

جو آرہا ہے زمانہ اسے نگاہ میں رکھ
گئے دنوں کے مقدّر کی سلوٹیں نہ سنوار

نظر لگے نہ تری وسعتِ تخیّل کو
خیالِ یار کے صدقے کوئی تو صدقہ اتار

خرد کو چاہئے ہر چیز اک سلیقے سے
ہر ایک شے کی پراگندگی، جنوں کا وقار

جو سو گئی ہے مسرّت اسے جگا کے نہ دیکھ
دبا ہوا ہے جو دل میں، وہ دردِ پھر نہ ابھار

نظر نظر کا تماشہ ہے خوب و زشت کا کھیل
خزاں کے ہونٹوں پہ فریاد ہے بہار بہار

نظر نے دی ہے دہائی شکستِ دل کی نسیم
گئی ہے اور نہ جائے گی رائیگاں یہ پکار

نسیم سیفی

اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے کا طریق

حقیقت یہ ہے کہ وہ والدین جو ایک دوسرے سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتے ہیں ان کی اولادیں ہمیشہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنتی ہیں۔ تربیت میں یک جہتی پائی جاتی ہے اور ایک ہی مزاج کے ساتھ بچے پرورش پا رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ ماں باپ جو ایک دوسرے سے سچا پیار کرنے والے اور ایک دوسرے کا ادب کرنے والے اور ایک دوسرے کی ضروریات کی طرف دھیان رکھنے والے اور اخلاق سے پیش آنے والے ماں باپ ہوتے ہیں ان کی اولاد بھی اپنے ماں باپ سے پیار کرنے والی بنتی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نسبتاً بہتر تعلقات قائم کرتی ہے اور ایسی اولاد پھر ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

یکدم از خود دُور شو بہرِ خدا
تامگر نوشی تو کاساتِ رِلقا

خدا کے لئے اپنے نفس سے بکلی کنارہ کشی کرلے۔ تاکہ تو وصل کے جام نوش کرے

دینِ حق شہرِ خدائے امجد است
داخلِ اُو در امانِ ایزداست

دین حق تو خدائے بزرگ و برتر کا شہر ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ خدا کی امان میں آگیا

در دمے نیک و خوش اسلوبے کند
ہمچو خود زیبا و محبوبے کند

وہ تو ایک دم میں نیک اور خوشخصال کر دیتا ہے اور اپنی طرح کا حسین اور محبوب بنا دیتا ہے

جانبِ اہلِ سعادت پَے بزن
تاشوی روزے سعید اے جانِ من

سعید لوگوں کی طرف قدم اٹھا۔ تاکہ اے میری جان! ایک دن تو بھی سعید ہو جائے

اے بصد انکار و کیں از کودنی
رو درِ حق زن چرا سَرمے زنی

اے وہ شخص جو بیوقوفی کی وجہ سے سخت انکاری اور دشمن ہے کیوں جھک مارتا ہے جا اور خدا کا دروازہ کھٹکھٹا

نالہ ہا کُن کاے خداوندِ یگاں
بگسلاں از پائے من بندِ گراں

فریاد کر کہ اے خدائے لاشریک میرے پیروں کی بھاری زنجیریں کھول دے

تا مگر زاں نالہ ہائے درد ناک
دستِ غیبیے گیردت ناگہ زِخاک

شاید اس دردناک آہ و زاری سے ایک غیبی ہاتھ تجھے زمین پر سے اٹھالے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ لگانے کے لئے فرماتے ہیں کہ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے اپنے نفس سے کنارہ کشی کرلے۔ جب تک وہ ایسا نہیں کرتا اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے وصل کے جام نہیں پی سکتا۔ اپنے نفس سے اگر کنارہ کشی نہ کی جائے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے آپ کو عقل و خرد کا پتلا سمجھتے ہوئے اپنی مرضی کو ہر کام پر مستولی کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ حق کی طرف قدم اٹھانے کو دشوار سمجھتا ہے اور اس لئے وہ خدا تعالیٰ کے وصل سے محروم رہتا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ دین حق یعنی اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ دین تو خدا تعالیٰ کے شہر کے برابر ہے۔ اور جو شخص اس شہر میں داخل ہو جاتا ہے اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے امان مل جاتی ہے۔ طمانیت اس کا حصہ بن جاتا ہے اور وہ اس پریشانی سے بچ جاتا ہے جو دنیاداروں کو لاحق ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی سنت تو یہ ہے کہ وہ جسے چاہے (جو خود اس کی طرف جانے کا خواہش مند ہو) اسے ایک دم میں انتہائی نیک بنا دیتا ہے۔ اور اس کے کردار کو بلندیاں عطا کر دیتا ہے حتیٰ کہ اسے اس کی استطاعت کے مطابق اپنے ہی جیسا بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق اختیار کرو۔ جب انسان کو اس کا وصل حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا کردار اس بات کے عین مطابق بن جاتا ہے۔ اس کے کردار اس کی اپنی حدود میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ ہی کے اخلاق بن جاتے ہیں۔ حضرت صاحب مخاطب کی توجہ اس بات کی طرف مبذول فرماتے ہیں کہ اسے چاہئے کہ وہ سعید لوگوں کی طرح آگے بڑھے یعنی اپنے دل و جان میں سعادت پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ سعید لوگوں کے کاموں کو بہتر سمجھے۔ ان کی طرح کا بن جانا اس کی آرزو بن جائے۔ اور وہ ان کی معیت میں خوشی محسوس کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ وہ خود بھی ان ہی کی طرح کا سعید بن جائے گا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ صادقوں کے ساتھ رہو۔ صادقوں کے ساتھ وہی شخص رہتا ہے جو صدق کو پسند کرتا ہے اور صادقوں کی طرح اپنے قول و فعل کو بنا لینا اس کی آرزو ہوتی ہے۔ چنانچہ ان کے ساتھ رہتے رہتے وہ خود بھی صادقوں میں ہی شامل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اور اس کی صفات کا انکار کرنا بلکہ نیکی کی باتوں سے دشمنی رکھنا بیوقوفی کی علامت ہے اور انسان کو ایسی باتوں سے باز آجانا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے آگے اسے آہ و زاری کرنی چاہئے اور یہ دعا مانگنی چاہئے کہ اے خدا میرے پاؤں کی زنجیروں کو کھول دے یعنی میری بری عادتوں اور میرے برے خیالات سے مجھے نجات دے۔ میرے دل میں یہ جذبہ پیدا کر کہ میں تیری طرف آؤں تیرے احکام کی پابندی کروں اور تیرا نیک بندہ بن جاؤں۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اگر انسان واقعی اس طرح آہ و زاری کرے تو ایک غیبی ہاتھ اسے پکڑ لیتا ہے اور اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اسے زمین سے اٹھا کر آسمان پر لے جاتا ہے۔ اور اسے خدا کا وصل حاصل ہو جاتا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

اخلاق اور اعمال کی درستی

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے بعض خطبات میں بچوں کی تربیت کے سلسلے میں جو نصائح فرمائیں ان میں سے:-

اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے صرف ارادہ ہی کر لینا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ مشق اور محنت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ محنت اور مشق کے بغیر محض ارادہ کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ لیکن جہاں ارادہ کے ساتھ مشق کا ہونا ضروری ہے اور بغیر محنت مشقت کے محض ارادہ بے فائدہ ہے۔ وہاں پر یہ بات بھی ہے کہ وہ مشق اور محنت بھی خاص حالات اور خاص اوقات سے تعلق رکھتی ہے اور بہترین حالات اور واقعات میں سے جو اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے مناسب اور موزوں ہیں ان میں سب سے بڑھ کر بچپن کا زمانہ ہے۔ بچپن کے زمانہ میں جس آسانی کے ساتھ ایک بچہ کسی کسب کو سیکھ سکتا ہے اور اس کے لئے محنت اور مشقت کی تکلیف برداشت کر سکتا ہے بڑی عمر میں برداشت نہیں کر سکتا۔ بچے کے احساسات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ محنت اور مشقت کو بہت کم محسوس کرتا ہے۔ وہ اس خالی پیالے کی طرح ہوتا ہے جس میں ہر چیز ڈالی جا سکتی ہے۔ بچہ ہر ایک کام کے سیکھنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اس لئے جس امر کی اس کو مشق کرائی جائے۔ وہ بآسانی کر سکتا ہے۔ مجھے اپنے بچپن کا زمانہ یاد ہے اور وہ حالات اور واقعات میری آنکھوں کے سامنے ہیں کہ سخت سے سخت تپش اور شدید گرمی کے وقت میں باہر نکل جاتا اور تپش اور گرمی بالکل محسوس نہ کرتا بلکہ مجھے خوب یاد ہے کہ میں اپنے نفس میں اپنے اوپر یہ بڑا ظلم سمجھا کرتا تھا جب مجھے والدہ صاحبہ یا دوسرے نگران گرمی میں باہر نکلنے اور کھیلنے سے روکتے تھے۔ میں اس گرمی میں باہر نکل جاتا اور کچھ محسوس نہ کرتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو خیالات بچپن میں میرے ذہن میں پیدا ہوتے تھے۔ وہی دوسرے بچوں کے دلوں میں بھی پیدا ہوتے ہوں گے۔ جبکہ انہیں گرمی کے وقت باہر نکلنے سے روکا جاتا ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ بچپن میں ایسی باتوں کا احساس نہیں ہوتا تو جس قدر محنت اور مشقت کی تکلیف کو ایک بڑا آدمی محسوس کرتا ہے۔ بچہ اس کو محسوس نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کے ماتحت اس کے احساسات کو باطل کیا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو کسی امر کے لئے مشق کرنے میں اتنی دقت محسوس نہیں ہوتی اور جن باتوں کی اس وقت مشق کرتا ہے ان کا آئندہ زندگی میں بڑا اثر ہوتا ہے لیکن جن کی مشق بچپن میں نہ ہو ان میں بڑی عمر میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ تین آدمی مجھے ایسے معلوم ہیں جو نماز میں صحیح طور پر تشہد نہیں بیٹھ سکتے اس کی وجہ یہی ہے کہ بچپن میں ان کو صحیح طور پر تشہد بیٹھنے کی مشق نہیں کرائی گئی یا کسی نے ان کو ٹوکا نہیں تا وہ صحیح طور پر تشہد بیٹھنے کی عادت ڈالتے۔ یا ٹوکنے والوں سے ان کا اس طرح بیٹھنا پوشیدہ رہا۔ اور اب بڑی عمر میں وہ صحیح طور پر نہیں بیٹھ سکتے دو تو نہایت مخلص اور ہماری جماعت میں شامل ہیں اور ایک کا ہماری جماعت سے تعلق نہیں۔ اگر اب وہ چاہیں اور کوشش بھی کریں تو صحیح طور پر تشہد نہیں بیٹھ سکتے۔ تو بچپن کا زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ بچے کے اس وقت کے حالات کے ماتحت اس سے جس قسم کی مشق کرائیں وہ بآسانی کر سکتا ہے۔

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

میرے اپنے زمانہ تعلیم میں میرے ہاتھوں کی انگلیوں میں سے انعامات پھسل کر گرتے رہے اور مجھے کبھی کوئی انعام نہ مل سکا۔ جہاں تک انگلیوں میں سے انعامات کے پھسلنے کا سوال ہے میں نے چوتھی جماعت میں وظیفے کا امتحان دیا اور اول آیا۔ میرے والد صاحب وہاں ہائی سکول میں استاد تھے۔ ان سے کہا گیا کہ اگرچہ آپ کا بیٹا اول آیا ہے لیکن ہمارے ایک ڈی۔ ایس۔ پی۔ کا بیٹا بھی اسی امتحان میں حصہ لے رہا ہے اور ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ وظیفہ اس کو دیا جائے۔ چنانچہ وظیفہ اسی کو ملا تھا۔

میں اسلامیہ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کرتا تھا۔ ایک سمپوزیم میں جس کے ججوں میں سے ایک ڈاکٹر ایم ڈی تاثیر تھے اور دوسرے مسٹر بشیر احمد ہمایوں (تیسرے جج کا نام یاد نہیں رہا) میری تقریر اتنی اچھی ہوئی کہ اس کے اختتام سے تھوڑی دیر پہلے طلباء نے لکڑی کے فرش پر پاؤں رگڑ رگڑ کر شور کرتے ہوئے مرزائی' مرزائی کہنا شروع کیا اور جب میں شور کے تھمنے کا انتظار کرنے کے لئے رک گیا تو محترم پروفیسر حمید احمد خان صاحب جو ہمارے انگریزی کے استاد تھے اور بعد میں پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر بنے انہوں نے اپنی سیٹ چھوڑی اور سٹیج پر آکر میرا بازو پکڑ لیا اور مجھ سے پوچھنے لگے کون سے سال میں ہو۔ میں نے بتایا دوسرے سال میں ہوں تو کہنے لگے تیسرے سال کے لئے یہیں داخل ہونا۔ یہی بات انہوں نے ایک دفعہ دریائے راوی کی بارہ دری کے احاطہ میں پکنک کے موقعہ پر بھی کہی لیکن اس تقریر کا انعام مجھے نہ مل سکا۔

فیروزپور کے آر۔ ایس۔ ڈی۔ کالج میں انٹر کالجیٹ سمپوزیم تھا۔ اس کے لئے کالج کے طلباء کا تین دفعہ مقابلہ کروایا گیا اور میں تینوں دفعہ فسٹ آیا۔ چنانچہ سمپوزیم میں میں نے کالج کی نمائندگی کی۔ اور اس موقعہ پر دوسرے انعام کا مستحق قرار پایا۔ لیکن منتظمین نے انعام دیتے وقت اعلان کیا کہ اس موقع پر ہم صرف اول آنے والے طالب علم کو انعام دینے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ چنانچہ مجھے انعام نہ مل سکا۔

ہے نا ہاتھوں کی انگلیوں میں سے انعامات پھسل کر گر جانے والی بات لیکن جو تصویر اس وقت میرے سامنے ہے اس میں آج سے ایک کم پچاس سال پہلے میرا ایک بیٹا محمد اقبال سیفی لیگوس کے احمدیہ سکول میں احمدیہ جماعت نائیجیریا کے صدر مسٹر ایس۔ او۔ بکری (بینک آفیسر) سے سر جھکائے مسکراتے ہوئے انعام لے رہا ہے اور ہمارے صدر صاحب اس کو انعام پکڑاتے ہوئے کھکھلا کر ہنس رہے ہیں۔ یہ انتہائی متین شخص تھے۔ بڑے بردبار متحمل مزاج اور اکثر خاموش رہنے والے۔ لیکن اس وقت کھکھلا کر ہنس رہے تھے۔ اور میں جب بھی ان کی یہ تصویر دیکھتا ہوں۔ میرے دل میں خوشی کے سوتے پھوٹنے لگتے ہیں۔ ان کا ویسے بھی ہمارے ساتھ محبت کا تعلق تھا۔ میری اہلیہ انہیں اکثر گاجر کا حلوہ کھلایا کرتی تھیں۔ اور جب شکرپارے دئے جاتے تھے تو یہ انہیں میٹھی گولیاں کہہ کر کھاتے تھے۔ اور بسا اوقات از خود مشن ہاؤس میں آکر کہہ دیا کرتے تھے کہ آج میٹھی گولیاں مل جائیں تو مزا آجائے۔

اس تصویر میں مسٹر ایس۔ او۔ بکری انعام دے رہے ہیں اور ہنستے ہوئے انعام دے رہے ہیں اور میرا بیٹا محمد اقبال سیفی سر جھکائے مسکراتے ہوئے انعام لینے کے لئے ان کے سامنے کھڑا ہے۔ اس سال ۱۹۹۳ء میں محمد اقبال سیفی کے بیٹے یاسر اقبال سیفی کراچی بورڈ کے میٹریکولیشن کے امتحان میں اول آئے ہیں اور اس سلسلے میں اس کے سکول نے ایک چھٹی کا اعلان کیا اور ایک تقریب منعقد کی گئی جس پر ان کے نام کے بینر لگائے گئے۔ اور اس کی خوب پذیرائی کی گئی۔ تین نسلوں کی کہانی ہے۔ سب سے پہلے میری کہ میرے ہاتھوں کی انگلیوں سے انعامات پھسل کر گرتے رہے۔ مجھے مل سکتے تھے لیکن نہ ملے۔ خیر کوئی ایسی بات نہیں۔ اس کے بعد میرے بیٹے کی کہانی ہے جس نے آج سے ۴۹ سال پہلے نائیجیریا میں احمدیہ جماعت صدر صاحب سے انعام حاصل کیا تھا اور اس کے بعد کئی دیگر مواقع ایسے آئے جب اسے انعامات ملے۔ لیگوس میں کنگز کالج میں داخلے کے لئے بڑا سخت مقابلے کا امتحان ہوتا تھا۔ ہمارے لیگوس کے احمدیہ سکول سے کئی سال تک کوئی طالب علم اس کالج میں داخل نہیں ہو سکا تھا۔ چنانچہ ہمارے سکول کا پہلا طالب علم جو کنگز کالج میں داخل ہوا وہ میرا بیٹا محمد اقبال سیفی تھا۔ جب اس نے اس کالج میں اپنی تعلیم مکمل کرلی اور پاکستان واپس آیا تو نتیجہ نکلنے سے پہلے وہاں کے انگریز پرنسپل نے اسے سرٹیفکیٹ دیا جو ایک رنگ میں گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل سے سفارش تھی کہ بچہ خدا کے فضل سے بہت ذہین ہے امید ہے بہت اچھے نمبر لے کر کامیاب ہو جائے گا۔ چنانچہ اسے گورنمنٹ کالج میں بغیر کسی تردد کے داخل کر لیا گیا۔ یاسر اقبال سیفی شروع سے اچھے نمبر لیتا آرہا ہے اور اب اس نے کراچی بورڈ سے میٹریکولیشن میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

میں ایسی باتوں کو کبھی انفرادی خصوصیت نہیں سمجھتا۔ مجھے ہر وقت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وہ بات یاد رہتی ہے کہ میرے فرقہ کے لوگ دوسروں سے آگے نکلیں گے۔ میں اپنی جماعت کے تمام بچوں کے لئے دست بدعا رہتا ہوں کہ اللہ انہیں بہت اچھا مستقبل عطا کرے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس بات کا منہ بولتا ثبوت بنائے۔ وہ دنیا میں آگے سے آگے نکلیں جب بھی جماعت میں کوئی بچہ کوئی طالب علم اچھے نمبر لیتا ہے تو اس کے والدین کو تو خوشی ہوتی ہی ہے مجھے بھی ان سے کم خوشی نہیں ہوتی۔ میرا دل بلیوں اچھلتا ہے اور میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے نہایت خلوص کے ساتھ دعائیں کرتا ہوں کہ حضرت صاحب کی جماعت خدا کے فضل سے کس طرح آگے بڑھ رہی ہے۔ میں ہمیشہ ساری جماعت کے بچوں کے لئے دعائیں کرتا ہوں اور ہمیشہ پر امید رہتا ہوں کہ جب دوسرے دوست بچوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں تو وہ میرے بچوں کو بھی انجانے بوجھے ضرور شامل کرتے ہوں گے۔ یہ تصویر بیت الاحمدیہ لیگوس میں لی گئی تھی کیونکہ اس وقت تک یہ سکول وہیں لگتا تھا۔ بعد میں جب کسی اور بڑی عمارت میں گیا تو مجھے ۱۹۷۶ء میں بتایا گیا کہ اس کی مقبولیت کی وجہ سے اس کی ایک کلاس کے سترہ سیکشن تھے۔ بہت بڑی بات ہے۔ سترہ سیکشن یہ محض اللہ کا فضل ہے۔ کہ جو بیج ۱۹۴۹ء میں سکول کی حیثیت میں بیت الاحمدیہ میں بویا گیا تھا وہ چند ہی سالوں میں بڑھا اور پھلا پھولا۔ محترم صدر ایس۔ او۔ بکری صاحب کے ایک فرزند جسٹس اے۔ آر۔ بکری حال ہی میں عدلیہ سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ جب انہوں نے کالج کی تعلیم مکمل کر لی تو لینڈز آفس میں ملازمت شروع کر دی۔ میں نے ایس۔ او۔ بکری صاحب سے اس سلسلہ میں مشورہ کر کے یہ مناسب سمجھا کہ مشن کی طرف سے تھوڑی سی امداد دے کر مسٹر اے۔ آر۔ بکری کو وکالت کے لئے انگلستان بھجوایا جائے چنانچہ انہیں انگلستان بھجوایا گیا اور واپس آکر کچھ عرصہ تک وہ لیگوس میں وکالت کی پریکٹس کرتے رہے بعد ازاں مجسٹریٹ ہو گئے اور پھر ہائی کورٹ کے جج اور پھر سینئر جج۔ اب حال ہی میں وہ اس عہدے سے ریٹائر ہوئے ہیں جس طرح مسٹر ایس۔ او۔ بکری نے اپنی ساری زندگی احمدیہ جماعت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اسی طرح مسٹر اے۔ آر۔ بکری نے بھی سلسلے کی ہمیشہ دل کھول کر خدمت کی ہے۔ وہ ہمہ وقت سلسلے کی معاونت کے لئے تیار رہتے ہیں اور کبھی ایسا موقعہ نہیں آیا کہ انہوں نے اپنی کسی مصروفیت کا ذکر کرتے ہوئے مشن کے کام کو پیچھے ڈالا ہو۔ کئی سال تک تو انہوں نے میری موجودگی میں یہ معاونت پیش کی اور جماعت نے اس کا فائدہ اٹھایا۔ اس کے بعد بھی ایک لمبے عرصے سے میں یہی سنتا چلا آرہا ہوں کہ جسٹس اے۔ آر۔ بکری سلسلے کا ایک اہم اور بہت مفید وجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت دے اور ان کی اولاد در اولاد کو بھی سلسلے کا خادم بنائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ذکر بار بار بھی کیا جائے تو کوئی بڑی بات نہیں۔ میں ان باپ بیٹوں کا پہلے بھی اپنے مضامین میں کسی حد تک ذکر کر چکا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ سلسلے کے لئے ان کی خدمات اور سلسلے سے ان کی محبت تقاضا کرتی ہے کہ مختلف پہلوؤں سے اور مختلف زاویوں سے ان کا ذکر جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرتا رہے اور آئندہ بھی ہمیشہ ان کے خاندان سے سلسلے کے خادم مسٹر ایس۔ او۔ بکری اور مسٹر اے۔ آر۔ بکری جیسے خادم پیدا ہوتے رہیں اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بقیہ صفحہ ۵

پاس سے ایک پونڈ دیا تا کہ خط پوسٹ کر سکوں۔

مغربی ملک میں کوئی بھی ہاتھ پھیلاتا نظر نہیں آئے گا۔ وہاں کا ہر باشندہ ہنستا مسکراتا نظر آئے گا۔ بلکہ اپنے روایتی سلام میں ہمیشہ پہل کرے گا اور عملاً ہمدردی میری اس ٹوٹی پھوٹی تحریر سے ہمارے قارئین خود فیصلہ کریں کہ مشرق اور مغرب میں کیا فرق ہے اور کیوں۔

ان سب باتوں اور اچھائیوں کے باوجود جو ہم نے یورپ میں دیکھی ہیں ہمیں نہ صرف اپنے پاکستان سے محبت ہے بلکہ آدھا عشق ہے۔ ہم اپنے وطن عزیز کی مٹی دیکھنے اور سونگھنے کو بے چین اور بیقرار ہیں میں بتا نہیں سکتی۔ آنکھیں بند کریں اور جب کھولیں تو وطن عزیز اور اپنے لوگ نظر آجائیں یہ ہوئی نا بات یہی وجہ ہے ایک سال ناچیز نے لندن میں گذارا اور قریباً پونے تین برس جرمنی میں مگر اللہ سب سے بڑا ہے۔ کی آواز کو ترس گئی جو میری صبح کی میٹھی نیند سے بیدار کرتی ہو۔

ہماری جماعت کا ہر فرد دعاؤں میں لگا رہے اور ہر شخص اس بات کا عہد کرے کہ وہ دین کے لئے کسی قسم کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرے گا اور دین حق کی اشاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دے گا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

محمد حنیف قمر علوی

محترم مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب مربی سلسلہ

محترم مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اس عاجز کی ملاقات تو اس وقت سے ہے جب آپ مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم پاتے تھے مگر نزدیک سے دیکھنے اور کئی مہینے ساتھ رہنے کا موقعہ صوبہ اڑیسہ کے ضلع کٹک اور پوری میں ملا۔ جبکہ یہ عاجز بھی ۱۹۴۷ء سے اڑیسہ میں ہی دینی دورہ کر رہا تھا۔

جماعت احمدیہ کٹک شہر کے اور پراونشل امیر محترمی مولوی عبدالستار صاحب ایم۔ اے ٹرانسلیٹر ہائی کورٹ کے استفسار پر اس عاجز نے مشورہ دیا تھا۔ کہ آپ کے اڑیسہ کے لئے یہ مربی زیادہ موزوں ہوں گے۔ ان کے بلوانے کی کوشش کیجئے۔ اس پر انہوں نے پسند کرکے قادیان کے ناظر صاحب (اصلاح و ارشاد) کی خدمت میں درخواست بھیج دی۔ اور جناب ناظر صاحب نے ان کو کٹک اور پوری اضلاع کی جماعتوں میں دورہ کے لئے جلدی بھیج دیا۔

محترمی مولانا صاحب نے کٹک پہنچ کر درس قرآن کریم شروع کرکے جماعت کی تربیت کا انتظام کیا۔ اور پھر قصبہ سونگڑہ۔ اور قصبہ کیرنگ۔ شہر بھدرک۔ شہر کندراپاڑہ اور کارخانہ موسابنی موہ بھنڈار اور جمشید پور وغیرہ احمدیہ جماعتوں کا بھی دورہ کرکے تربیتی خدمات انجام دیں۔

شہر کندراپاڑا میں گفتگو ایک دفعہ شہر کندراپاڑا کی جماعت نے مولوی محمد اسماعیل دیو بندی سے گفتگو طے ہوئی۔ جس کی صدارت کے لئے محترم مولانا سید ضیاء الحق صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی رفیق حضرت بانی سلسلہ شہر کٹک سے تشریف لائے۔ گفتگو ہوئی تو دوران گفتگو ایک صاحب نے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا اس پر شور برپا ہو گیا۔ اور منتظمین نے گفتگو بند کروادی۔

ایک خواب اور اس کی تعبیر کا ظہور

اس کے بعد جب محترمی مولوی صاحب احمدیہ مہمان خانہ میں آکر لیٹ گئے اور وہاں کے خدام نے ان کے کندھے اور پاؤں دبانے شروع کئے تو راقم کو اپنا ایک خواب یاد آگیا۔ کہ میں نے دیکھا تھا۔ کہ ہمارے اس احمدیہ مہمان خانہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی تشریف لائے ہیں۔ اور ہم خدام ان کے پاؤں دبا رہے ہیں۔

مکرمی مولوی صاحب نے خواب سن کر فرمایا۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے مقرر کردہ مربی آپ کے مثیل ہیں اور آپ کے رنگ میں رنگین ہوتے ہیں۔ اور یہ خواب عمدہ رنگ میں پورا ہو گیا۔

محترم مولوی صاحب کے درس قرآن شریف اور خطبات جمعہ وغیرہ سے سامعین گہرا اثر قبول کرتے تھے۔ اور مناظرہ میں تو ہر مذہب کے مناظر کو دلائل میں ایسا گھیرتے تھے۔ کہ اس کو جواب دینا مشکل ہو جاتا تھا۔

قصبہ سونگڑہ۔ قصبہ کیرنگ اور موسابنی۔ کرڑاپلی اور جمشید پور کی جماعتوں میں ان کے دوروں سے بیسیوں سعید روحیں احمدیت میں داخل ہوئیں۔ بلکہ سونگڑہ اور کیرنگ کے خدام سے قافلوں کے قافلے ان کے ساتھ ہو کر دورہ کرتے تھے۔

○ اڑیسہ کے ضلع پوری کے قصبہ کیرنگ میں ایک مخلص احمدی دوست مسمی جعفر صاحب طبیب ہوتے تھے۔ وہ اکثر اوڑیہ زبان میں ہندوؤں کے قلمی شاستر جو لمبے لمبے پتوں پر لکھے ہوتے تھے۔ پڑھتے رہتے تھے۔ ان میں ایک یہ خدائی خبر لکھی تھی۔ کہ

کلکتی او تار کے دو مربی اڑیسہ ملک میں آئیں گے۔ اور وہ ایک بڑے آدمی کی شادی میں شریک ہوں گے۔ اور پھر وہ ایک تالاب سے سانپ کا شکار کریں گے۔ (خلاصہ مفہوم) طبیب صاحب نے جماعت کے سامنے کئی بار یہ خدائی خبر سنائی ہوئی تھی۔

اس کا ظہور اس طرح ہوا۔ کہ مولوی عبدالغفور صاحب مربی اڑیسہ اور مولانا محمد سلیم صاحب مربی بہار۔ ایک بار اکٹھے ہو کر اڑیسہ میں دورہ پر آئے۔ تو انہی دنوں میں محترم مولوی عبدالستار صاحب ایم۔ اے امیر جماعت کٹک کے ایک بیٹے کی شادی مقرر ہو گئی۔ اور جناب امیر صاحب نے ان دونوں مربیوں کو بھارات کے ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ چنانچہ قریباً ۲۵ میل دور موضع پدن پڑا ضلع پوری میں تشریف لے گئے۔ اور واپسی پر یہ دونوں شہر بھوونیسر کا مشہور تالاب دیکھنے کو الگ ہو گئے۔ اور بھوونیسر جا پہنچے اور جب تالاب کے کنارے جاکر کھڑے ہوئے تو انہیں ایک بڑا سانپ تالاب کے کنارے نظر آیا۔ جس کو مولوی عبدالغفور صاحب نے اپنی ربڑ کی غلیل سے مار دیا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہوئی۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان دونوں مربیان کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے موسابنی کے پیتل و تانبہ بنانے کے کارخانہ میں احمدی لیبرز کی راہنمائی کے لئے بھیجا جو کہ قصبہ کیرنگ ضلع پوری کے (قریباً ۱۵۰) باشندہ تھے۔ یہ کارخانہ لندن کی کسی کمپنی کا تھا۔ اور اس کارخانہ کے مزدوروں نے یہاں پر کچھ اپنے مطالبات منوانے کے لئے سٹرائیک کر دی۔ مگر حضرت امام جماعت احمدیہ اور مربیان کی راہنمائی پر انہوں نے سٹرائیک میں حصہ نہ لیا۔ بلکہ کمپنی کے کارخانہ کی مشینیں تین ماہ تک احمدی کاریگر چلاتے رہے۔ آخر جب کسی طرح سٹرائیک ختم ہو گئی۔ تو کمپنی نے احمدیوں کی ہمدردی اور وفاداری سے خوش ہو کر اپنے خرچ پر جنگل میں ہی ایک عمدہ پختہ بیت الذکر تعمیر کرادی۔ اور اس کے ساتھ امام کے رہنے اور بچوں کے پڑھنے کو کمرے بھی بنوا دیئے۔ پھر اس کے افتتاح کے لئے وہاں کے احمدی کاریگروں نے جلسہ کیا اور حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مربی سلسلہ اور مولوی دولت احمد صاحب احمدی بنگالی وکیل نے ٹاٹانگر اور کلکتہ سے آکر انگریزی میں تقاریر کیں جن کے سننے کو کافی انگریز اور ان کی خواتین بھی ساتھ آئیں اور بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔ اور ان تقاریر سے یہ انگریز افسر بہت متاثر ہوئے۔ یہ بیت الذکر ۱۹۴۴ یا ۱۹۴۵ء میں تعمیر ہوئی جو سالہا سال تک دینی مرکز ثابت ہوئی۔

بیگم مرزا مبارک احمد- حیدر آباد

دیارِ مغرب کی اچھی باتیں

یوروپین مارکیٹ اور جرمن مارکیٹ تقریباً ایک ہی طبقہ کی لگتی ہیں۔ آپ اپنی ضرورت کے تحت کوئی لباس سویٹر کوٹ یا جوتا خرید کر پہنتے ہیں اور قیمت ادا کر کے واپس گھر آجاتے ہیں لیکن بعد میں پتہ لگتا ہے کہ صحیح نہیں تو اس صورت میں آپ خریدا ہوا مال کئی دنوں کے بعد بھی جب چاہیں واپس کر سکتے ہیں بشرطیکہ آپ کے پاس رسید موجود ہو۔

ٹرام کا ٹکٹ جو کہ ٹرام میں سوار ہو کر ٹکٹ ڈبے کے اندر سکہ ڈال کر نکالا جاتا ہے مسافر خود ہی حاصل کرتا ہے۔ یہ کبھی سوچا بھی نہیں جاسکتا کہ ایک بندہ بھی بغیر ٹکٹ سفر کر رہا ہو گا چھوٹا سا یہ دیانت داری کا بین ثبوت ہے۔ انسانی ہمدردی کا یہ عالم ہے کہ بچہ کی ماں بچہ گاڑی سمیت ٹرام میں سوار ہو جاتی ہے۔ مگر اترتے وقت کچھ پرابلم محسوس ہوتی ہے چونکہ سب نے جلدی جلدی اترنا ہے۔ اس صورت میں ٹرام ڈرائیور فوراً اپنی سیٹ چھوڑ کر بچہ گاڑی کو نیچے اتارنے میں پوری پوری مدد کرتا ہے۔ مزے کی بات اور بھی ہے۔ ٹرام بھر جانے کے بعد اگر کوئی معمر عورت یا بزرگ جلد میں سوار ہو جاتا ہے ایسے میں جگہ نہیں تو کیا ہوا نوجوان لڑکی ہو یا لڑکا فوراً سیٹ خالی کر دیں گے۔

لنڈن جرمنی دوکان سٹور سٹال ریڑھی وغیرہ کا معیار تو پاکستانی تصور ہی نہیں کر سکتے ان کے دن رات چلنے پھرنے والے بازار' راہ گزر' اندرونی گلی یا بیرونی چوراہا آپ کو کسی وقت ایک کاغذ کا ٹکڑا بھی نہ ملے گا۔ (گرا پڑا) یہ مت خیال کریں کہ وہاں کے لوگ سڑکوں پر کھاتے پیتے نہیں یہ بات ہرگز نہیں وہ کھاتے بھی ہیں اور پیتے بھی ہیں۔ اور بیت الخلاء بھی جاتے ہیں میں کیسے بتاؤں وہاں اتنا شاندار۔ صفائی کا آرام ہے۔ جگہ جگہ کوڑا ڈالنے والا کنٹینر رکھا ہوا۔ بڑا تو کیا بچہ بھی ٹافی کا چھلکا کنٹینر کے اندر ہی پھینکے گا نہ کہ زمین پر۔ اور وقت مقررہ پر بند گاڑی والے آتے ہیں۔ اور کوڑا غائب کر جاتے ہیں۔

ایک اور بات بتاتی جاؤں مغربی لوگوں کو کرسمس مناتے میں نے قریب سے دیکھا۔ بغیر کسی امتیاز کے آپس میں بھی اور ایک دوسرے کو جسے وہ جانتے بھی نہیں ہونگے۔ گفٹ ضرور دیں گے۔ بس انہیں یہ علم ہو جائے کہ پڑوس میں کوئی بچہ ہے بوڑھا ہے۔ کمزور بیمار ہے۔ اسے ضرور گفٹ سے نوازیں گے یعنی اپنی خوشی میں شریک کرنا ضروری ہے۔ میری ہمسایہ عورت جس کی زبان میں سمجھتی نہیں اور نہ وہ میری مگر کتنے پیارے انداز سے وہ پھولوں اور بسکٹوں کا تحفہ مجھے پیش کرتی ہے۔ اسی طرح اولڈ ہاؤس میں جاتے ہیں۔ ایک ایک کو کچھ نہ کچھ تحفہ دیتے ہیں اس وقت ان بیماروں اور کمزوروں کی حالت دیکھنے والی ہوتی ہے کہ کاش وہ اٹھ کر آنے والے مہمانوں کو فرط محبت سے گلے لگا سکیں۔

مجھے سمجھ نہیں کہ ان مغربی لوگوں کو میں کس نام سے پکاروں اپنا ہی ایک واقعہ لکھتی ہوں کہ سڑک پار کرتے ہوئے اچانک جو ٹھوکر لگی تو گھٹنوں کے بل گر پڑی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ ایک جواں عورت اپنی گاڑی روک کر اترتی ہے اور بار بار پوچھتی ہے۔ "وٹ پرابلم" پکڑ کر اٹھاتی ہے۔ ایک ہاتھ میں میرے لفافہ پوسٹ کرنے کو تھا۔ اور دوسرے میں ایک پونڈ۔ مگر پونڈ تو غائب تھا نہ جانے گرنے کے ساتھ وہ کہاں گر گیا ہو گا۔ دلی ہمدردی کے تحت اس لیڈی نے زبردستی اپنے

باقی صفحہ ۴ پر

بین الممالکی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ عراقی تیل پر پابندی برقرار رکھنا چاہتا ہے

عراق کے نائب وزیر خارجہ مسٹر طارق عزیز نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ کی پشت پناہی سے عراق پر نافذ بلاجواز پابندیوں نے اس کے ملک کو ناقابل برداشت مصائب میں مبتلا کر رکھا ہے۔

انہوں نے الزام لگایا کہ وہ من گھڑت اور جھوٹے الزامات کا سہارا لے کر عراقی تیل کی برآمد پر پابندیاں برقرار رکھنا چاہتا ہے۔

خلیج کی جنگ بندی کی جو شرائط طے ہوئی تھیں ان کے مطابق عراق پر لازم تھا کہ وہ اپنے تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کو تباہ کرے اور اقوام متحدہ کی طرف سے نگرانی کے نظام کو قبول کرے اور اس کے بعد اس کے تیل پر سے پابندی اٹھائی جائے گی۔

اپنی تقریر میں مسٹر طارق عزیز نے کہا کہ عراق نے یہ تمام شرائط پوری کر دی ہیں۔ جبکہ سلامتی کونسل کا کہنا ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ مسٹر طارق عزیز نے امریکہ کی طرف سے دی گئی ان رپورٹوں کا کوئی تذکرہ نہیں کیا کہ عراق کویت کے ساتھ اپنے بارڈر پر فوجیں جمع کر رہا ہے فوجوں کی نقل و حرکت کی جنگ بندی کے معاہدے میں کوئی مناہی نہیں تھی۔ سلامتی کونسل میں عراقی فوجوں کی اس نقل و حرکت کے بارے صلاح و مشورے جاری ہیں۔

عراق پر عائد کی جانی والی اقتصادی پابندیوں میں سے تیل کی برآمد پر پابندی سب سے زیادہ تباہ کن ہے۔ کویت پر حملے سے قبل عراق کی تیل کی برآمد اس کے زر مبادلہ کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ تھی۔

مسٹر طارق عزیز نے کہا کہ امریکہ اور دیگر مغربی قوموں نے عراق پر جن چیزوں کی درآمد پر پابندی لگائی ہے ان میں کفن، سکول کے بچوں کی پنسلیں، ہسپتالوں کی بیڈ شیٹ کا کپڑا، اور دیگر ضروری اشیاء شامل ہیں۔ اس کے علاوہ عراق میں مقدس مقامات کی زیارت کے لئے آنے والوں پر پابندی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سلامتی کونسل کے ایک رکن جس کا نام ریاست ہائے متحدہ امریکہ ہے مسلسل سلامتی کونسل کی قراردادوں کی صحیح قانونی شکل میں نفاذ کی راہ میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ خصوصاً ان باتوں میں جن کا تعلق پابندیوں کے اٹھائے جانے میں ہے۔

عراق کے نائب وزیر خارجہ کی تقریر کے بعد امریکی نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے عراقی نمائندے کی تقریر کو اب تک سلامتی کونسل میں کی گئی عراق کی تقاریر میں سب سے زیادہ مضحکہ خیز قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ مضحکہ خیز اس لئے ہے کہ تقریر کرنے والا خود کو مظلوم ثابت کر رہا ہے جبکہ درحقیقت وہ جارح ہے۔

☆ ○ ☆

روانڈا کی جنگ سے بے گھر ہونے والوں کی حالت زار

ہر روز مختلف خاندانوں کے لوگ اپنے مرنے والوں کو پہاڑیوں میں لے جاتے ہیں اور خاموشی سے دفن کر آتے ہیں۔ یہاں صرف بدحالی اور بربادی کا راج ہے۔ یہ ہے ان لوگوں کی حالت جو روانڈا کی خانہ جنگی ختم ہونے کے بعد بھی بے گھر ہیں اور جن کی حالت سخت قابل رحم ہے۔

ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ہر روز اوسطاً ۳۵۔ افراد جن میں زیادہ بچے ہوتے ہیں موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ۶۸ ہزار کی آبادی کے اس کیمپ کی بی ہو (روانڈا) میں مرنے والے بیماریوں، اور صحت و صفائی کی خراب صورت حال کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اقوام متحدہ کی امن فوج کے ایک برطانوی نژاد ڈاکٹر میجر الاسٹیئر نکول نے بتایا کہ مرنے والوں کی تعداد اس سے بھی زائد ہو سکتی ہے ہم صحیح اعداد و شمار نہیں جانتے بہت سے مرنے والے اپنی جھونپڑیوں میں مر جاتے ہیں اور ہم انہیں دیکھ بھی نہیں پاتے۔ ان کے لواحقین ان کو پہاڑیوں میں لے جا کر دفن کر آتے ہیں۔

اس کیمپ میں ہلاک ہونے والوں کی وجہ پیچش اور ملیریا ہے۔ اور اب ایک نئی بیماری بھی پھوٹ پڑی ہے۔ یہ ہے گردن توڑ بخار۔ بیکٹیریا سے پھیلنے والی یہ بیماری دماغ پر اور ریڑھ کی ہڈی پر حملہ کرتی ہے۔ اور ہجوم کے زیادہ ہونے کی وجہ سے پھیلتی ہے۔

مسٹر نکول نے بتایا کہ گزشتہ دو ہفتوں میں کی بی ہو کے کیمپ میں دس ایسے کیسز کا پتہ چلا ہے جو ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے معیار کے مطابق کسی بیماری کے متعدی ہونے کی علامت ہے۔

یہ ابھی تک واضح نہیں ہو سکا کہ کس قدر لوگ گردن توڑ بخار سے مرے ہیں۔ لیکن اقوام متحدہ کی امن فوج کے ارکان کا خیال ہے کہ وہ ۶ ماہ سے ۱۵ سال کے ۲۷ ہزار بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگا سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بیماری پھیل رہی ہے مگر ہم ہر کسی کو ٹیکہ نہیں لگا سکتے اس لئے ہم نے بچوں کا انتخاب کیا ہے جو اس بیماری کا جلدی شکار ہو جاتے ہیں۔

انسانی ہمدردی کی تنظیموں کا خیال ہے کہ روانڈا کے اس کیمپ میں صورت حال زائیر میں قائم بے گھروں کے کیمپ سے زیادہ خراب ہے جہاں گردن توڑ بخار پر قابو پا لیا گیا ہے زائر میں گوما اور بوکاوو کے کیمپوں میں مرنے والوں کی تعداد کم ہو کر ۲۔ فی دس ہزار رہ گئی ہے۔ جبکہ ملک کے اندر واقع بے گھروں کے کیمپ میں یہ شرح ۴ سے آٹھ فی دس ہزار ہے۔ روانڈا کے جنوب مغرب میں بعض علاقوں میں ہر دس ہزار میں سے ۱۶ بچے اس بیماری کا شکار ہو رہے ہیں۔

قریباً ۵ لاکھ افراد اپنی جانیں بچانے کے لئے مشرق سے بھاگ کر اس جنوب مشرقی علاقے میں آ کر پناہ گزین ہوئے ہیں۔ اس علاقے کو جون سے اگست تک فرانسیسی فوج کے دستوں نے محفوظ علاقہ قرار دیا تھا۔

کی بی ہو کے کیمپ میں موجود ایک اور برطانوی ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ ہلاک ہونے والوں کی ۷۰ فیصد تعداد پیچش اور شدید ہیضے سے وفات پا چکی ہے۔

☆ ○ ☆

سربوں پر مزید فضائی حملوں کا ارادہ

جمعہ کے روز نیٹو کے سفیروں نے بوسنین سربوں پر مزید فضائی حملے کرنے کے بارے میں تفاصیل پر اتفاق کر لیا ہے۔ امریکی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے نیٹو نے اب فضائی حملے کرنے کے بارے میں سخت اور جاندار موقف اختیار کیا ہے۔

نیٹو کے ہیڈ کوارٹر برسلز (بیلجیئم) میں تین دن جاری رہنے والے مذاکرات کے بعد یہ طے پایا ہے۔ یہ معاہدہ انہی لائنوں پر طے پایا جس پر نیٹو کے وزرائے دفاع نے گزشتہ ہفتہ کے مذاکرات میں اتفاق کیا تھا۔

روس نے سربوں پر فضائی حملوں میں اضافے کے اس معاہدے کی سختی سے مخالفت کی ہے۔ روس جو کہ سربوں کا روایتی حلیف ہے اس نے اپنے موقف کی تائید میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی کا سہارا لیا ہے۔ جو سربوں پر فضائی حملوں میں اضافے کے بارے میں ہچکچاہٹ کا شکار ہیں۔

اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ روس کے وزیر خارجہ مسٹر آندرے کوزیریف نے مسٹر بطروس غالی سے کہا ہے کہ وہ فضائی حملوں کی اجازت نہ دیں۔ اور اس معاملے کو سلامتی کونسل میں لائیں جہاں روس کو ویٹو کا حق حاصل ہے۔

نیٹو کے وزراء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ نیٹو کے جوابی حملے اس وقت کئے جائیں جب سرب فوجی اقوام متحدہ کے محفوظ علاقوں کی خلاف ورزی کریں یا اقوام متحدہ کی امن افواج پر حملے کریں۔ یہ حملے شدت سے کئے جائیں اور بیک وقت کئی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا جائے۔ اور حملوں سے پہلے کوئی وارننگ نہ دی جائے۔

نیٹو کی یہ تجاویز ایک خط کی شکل میں مسٹر بطروس غالی کو بھجوا دی گئی ہیں۔

دریں اثناء اقوام متحدہ کی امن فوج کمانڈر سر مائیکل روز نے سربوں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے اقوام متحدہ کی طرف سے قرار دیئے گئے غیر فوجی علاقے سے اپنی فوجیں واپس نہ نکالیں تو وہ طاقت کا استعمال کریں گے۔

سر مائیکل روز کے ایک ترجمان نے بوسنیا کی مسلمان حکومت کو بھی متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنی فوجیں کوہ اغمان سے نکال لیں بصورت دیگر ان کے خلاف ایکشن کیا جائے گا۔ گزشتہ رات اقوام متحدہ کی فرانسیسی فوجوں نے ۵۵۰ بوسنین فوجیوں کو ایک علاقے سے نکال کر علاقے کو اپنے قبضے میں لے لیا۔

سربوں نے الزام لگایا تھا کہ اس کے ۲۰ فوجیوں کی لاشوں کو مسلمان بوسنیا والوں نے بگاڑا ہے۔ اقوام متحدہ کے ذرائع نے اس الزام کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔

فی الحقیقت سربوں نے ظلم و ستم کا جو باب شروع کیا ہے اس میں اب انہوں نے جھوٹے الزامات کی رنگ آمیزی بھی شروع کر دی ہے تاکہ دنیا کی توجہ اپنے مظالم سے ہٹا سکیں۔ اور مسلم بوسنین افواج کو بدنام کر سکیں۔

☆ ○○○ ☆

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام معارف ملفوظات میں فرماتے ہیں۔

"دنیا میں کوئی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے۔"

"اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو۔ لذت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو"

(ملفوظات جلد اول)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد صاحب آف کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد کی اہلیہ صاحبہ کی رسولی کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ موصوفہ کی شفائے کاملہ وعاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم پیر عبدالحق صاحب نوشاہی ایڈووکیٹ سرگودھا دل کا دورہ پڑنے سے مورخہ ۹۴-۹-۷ کو ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ نماز جنازہ بیت المہدی میں پڑھائی گئی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم محمد اسلم صاحب صابر نے کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ریٹائرڈ صوبیدار میجر آف گولیکی حال واہ چھاؤنی مورخہ ۹۴-۹-۲۹ کی رات دل کا دورہ پڑنے سے اللہ کو پیاری ہوگئیں مورخہ ۹۴-۹-۳۰ بعد نماز عصر جنازہ ہوا اور احمدیہ قبرستان واہ چھاؤنی میں تدفین ہوئی۔

احباب جماعت سے ان کی درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم سیف اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع خانیوال ۱۸۔ اگست ۱۹۹۴ء کو بعمر ۲۲ سال اچانک بقضاء الٰہی وفات پاگئے۔ اگلے روز آپ کی نماز جنازہ خانیوال میں ادا کئے جانے کے بعد میت ربوہ لائی گئی مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت الاقصیٰ میں بعد نماز جمعہ نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرم رانا محمد قاسم دارالعلوم ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرم چوہدری لال خان صاحب ولد فضل احمد صاحب مصطفیٰ فارم گوٹھ خلیل آباد سندھ بعمر ۶۹ سال ۷۔ اکتوبر رات ساڑھے دس بجے ہسپتال لے جاتے ہوئے دل کا دورہ پڑنے سے وفات پاگئے۔ موصی ہونے کے ناطے آپ کی میت بذریعہ ٹرین ۹۴-۱۰-۹ کو ربوہ پہنچی۔ نماز عصر کے بعد بیت المہدی گولبازار میں جنازہ پڑھایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یوم تحریک جدید
۲۸ اکتوبر ۹۴ء

○ حسب فیصلہ مجلس شوریٰ ۱۹۹۱ء وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔

(۱) اس کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا "یوم تحریک جدید" مورخہ ۲۸۔ اکتوبر ۹۴ء منایا جائے گا جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے گی۔

(۲) اس موقع پر امراء، صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کرکے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

(۳) خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور انکی حکمت عملی بیان کی جائے۔

(۴) اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

(۵) اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

۱۔ احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے۔

۲۔ مطالبات وقف اولاد / وقف زندگی۔ (الف) والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ (ب) نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ (ج) رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

۳۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۴۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کرلیں۔

۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۶۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۷۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

۸۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

امراء وصدر صاحبان سے درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

داخلہ (جونیئر سیکشن) نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

۱۔ نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن میں داخلہ ٹیسٹ وانٹرویو برائے طلباء وطالبات مورخہ ۳۔ دسمبر ۱۹۹۴ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے تا ۱۲ بجے ہوگا۔

۲۔ داخلہ فارم بمعہ برتھ سرٹیفکیٹ نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن کے دفتر میں مورخہ ۲۴۔ نومبر ۱۹۹۴ء تک جمع کروائے جائیں۔

۳۔ کوئی داخلہ فارم برتھ سرٹیفکیٹ کے بغیر نہیں لیا جائے گا۔ PREP کلاس کے لئے طلباء و طالبات کی عمر ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونی چاہئے۔

پریپ کلاس کا سلیبس مندرجہ ذیل ہے۔

انگلش SMALL AND CAPITAL COMPLETE ALPHABETS کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ ہوگا۔ علاوہ ازیں ہر LETTER سے شروع ہونے والے تین تین الفاظ زبانی یاد ہونے چاہئیں۔

مثلاً
A- Apple, Ant, Aunt
B- Baby, Boy, Ball

اردو (ا) تا (ے) حروف تہجی کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ ہوگا۔ (نوٹ) PREP کلاس کے علاوہ صرف ہفتم کلاس کا داخلہ ٹیسٹ ہوگا۔ واضح ہو کہ ہفتم کلاس میں صرف طالبات ایڈمیشن لے سکتی ہیں۔ کلاس ہفتم کے ٹیسٹ کے لئے اکیڈمی کے سلیبس کے مطابق جماعت ششم کے مندرجہ ذیل مضامین شامل ہوں گے۔

History, Geoghraphy, Maths, Urdu, Science, English

مزید معلومات کیلئے دفتر سے رجوع کریں۔

پرنسپل (جونیئر سیکشن)
نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

مجلس انصار اللہ کے عہدیداران کی خاص توجہ کیلئے دو اہم امور

○ ۱۔ ہر مجلس مقامی انتظام جماعت کی ممد و معاون بن کر ۲۸۔ اکتوبر بروز جمعہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔

۲۔ ۳۱۔ اکتوبر تک تحریک جدید کے تمام تر وعدہ جات کی سو فیصد وصولی کو یقینی بنانے کی مساعی عمل میں لائی جائے۔

دونوں امور میں مرکز آپ کی رپورٹ کارگزاری کا منتظر رہے گا۔ قیادت تحریک جدید
مجلس انصار اللہ پاکستان

قطعات کی بہار
قیمت دس روپے

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء وطالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بامد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کردیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

ادویات حیوانات

ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز فری سیمپلز براہ راست ہمیں خط لکھ کر منگوائیں۔

منہ کھر، گل گھوٹو، تھنوں کی خرابی (سوزش ناڑ، گلٹی)، اخراج رحم (اوانس نکالنا) زہرباد دودھ کی کمی، ٹک، بندش، سرکن، اپھارہ، بانجھ پن اور واہ وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مؤثر ادویات اور لٹریچر مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے حاصل کریں۔

- اٹک: شفیق ویٹرنری کلینک نزد ملٹری ڈیری فارم
- چکوال: نیو پنجاب ویٹرنری میڈیسن سٹور القادر مارکیٹ چھپڑی روڈ
- راولپنڈی: عطیہ دیولتا جامع مسجد روڈ / ہسپتال روڈ
- رحیم یار خان: رحمٰن ہومیو سٹور بانو بازار
- سرائے عالمگیر: ڈاکٹر سید تفیل حسین شفاخانہ حیوانات
- فیصل آباد: شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار
- کنری: راسخ میڈیکل سٹور
- قائد آباد: مبارک دواخانہ مین بازار
- لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال
- لیاقت پور: رحمٰن میڈیکل سٹور غلہ منڈی
- ملتان: شبیر میڈیکل ہال حسین آگاہی روڈ

کیور ٹو میڈیلس (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) گولبازار ربوہ

فون: 04524-771 / 04524-211283 فیکس: 524-212299

خبریں

ربوہ : 12 اکتوبر-1994ء
موسم خوشگوار ہے
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ اپوزیشن کی طرف سے منگل کو ملک بھر میں پہیہ جام ہڑتال کی اپیل پر جزوی طور پر عمل ہوا مارکیٹیں' کاروباری مراکز اور ادارے بند رہے لیکن سرکاری دفاتر اور تعلیمی ادارے کھلے رہے۔ کئی شہروں میں پولیس اور مظاہرین کی جھڑپیں ہوئیں جن کے نتیجہ میں ۵۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ ان جھڑپوں میں پولیس والوں سمیت بیسیوں افراد زخمی ہو گئے۔ اپوزیشن مکمل پہیہ جام کرانے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔

○ اپوزیشن کی پہیہ جام اپیل پر لاہور کی ۲۵۵ میں سے ۲۱۰ مارکیٹیں بند رہیں۔ لیکن ٹریفک جزوی طور پر چلتی رہی۔ کراچی مفلوج ہو گیا۔ سندھ کے دوسرے شہروں میں بھی زیادہ تر کاروبار بند رہے۔ ٹریفک بہت ہلکی رہی۔ گوجرانوالہ اور گجرات میں پولیس اور مظاہرین میں زبردست جھڑپیں ہوئیں۔ جن کے نتیجہ میں ۳۔ افراد ہلاک اور پولیس والوں سمیت سینکڑوں لوگ زخمی ہو گئے۔ گوجرانوالہ میں مظاہرین نے ذوالفقار ایکسپریس پر بھی دھاوا بول دیا۔

○ پہیہ جام ہڑتال کے باوجود ٹرینیں معمول کے مطابق چلتی رہیں۔ اور صرف اکا دکا سٹیشنوں پر گڑبڑ ہوئی۔ طیاروں کی پروازیں بھی وقت اور شیڈول کے مطابق آتی جاتی رہیں اور کوئی ناخوشگوار واقعہ کہیں ہونے کی رپورٹ نہیں ملی۔

○ حکومت نے اپوزیشن کی پہیہ جام ہڑتال کو ناکام بنانے کے لئے ڈپوؤں میں کھڑی "ناکارہ" بسیں بھی چلادیں جن کو دیکھ کر لوگ حیران رہ گئے۔ لاہور میں مال روڈ اور مین بلیو وارڈ گلبرگ میں یہ بسیں ہر دس منٹ بعد چلتی رہیں۔ لیکن ان میں مسافر کم ہی دیکھنے میں آئے۔

○ حکومت نے مسلم لیگ (ن) کے بہت سے لیڈر اور کارکن جلوس نکالنے سے قبل ہی گرفتار کر لئے۔ اعجاز الحق' نواز کھوکھر' راجہ بشارت' چوہدری تنویر' سید ظفر علی شاہ' فرید طوفان' تہمینہ دولتانہ' ممتاز تارڑ' ضیاء الرحمان لک کو بھی پولیس نے گرفتار کر لیا۔ ۱۰۔ خواتین کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ ریڈیو پاکستان کے مطابق اپوزیشن کی طرف سے پہیہ جام ہڑتال کی اپیل پر ملک کے مختلف حصوں میں ملا جلا ردعمل ہوا۔ تمام ملک میں سکول اور کالج کھلے تھے۔ پی آئی اے کی پروازوں اور ٹرینوں کی آمد و رفت جاری رہی۔ بڑی مارکیٹیں اور کاروباری ادارے بند رہے لیکن سڑکوں پر گاڑیاں چلتی رہیں۔

○ کوٹ رادھا کشن کے قریب منگل کے روز علی الصبح ریلوے لائن کے بجلی کے تار کاٹ دئے گئے۔ ٹرینوں کی آمد و رفت دو گھنٹے معطل رہی۔ چار ٹرینیں لیٹ ہو گئیں۔ لیکن چار گھنٹوں کے بعد تاروں کی مرمت کر دی گئی۔

○ گجرات میں ظہور پیلس میں موجود افراد اور باہر موجود پولیس میں چار گھنٹے تک مقابلہ ہوتا رہا۔ آخرکار پولیس کوٹھی کے اندر داخل ہو گئی اور وہاں سے پندرہ افراد کو گرفتار کر لیا۔ فائرنگ سے ایک آدمی ہلاک ہو گیا۔

○ صوبائی دارالحکومت میں موٹر سائیکلوں پر سوار کچھ شرپسندوں نے ایک مسافر بس پر فائرنگ کی جس سے ڈرائیور بس پر کنٹرول نہ رکھ سکا۔ اور بس بے قابو ہو گئی۔ اور بس کی چھت پر سوار پانچ افراد ہلاک اور ۱۳۔ زخمی ہو گئے۔

○ مسلم لیگ (ن) کی خواتین منگل کی صبح کراچی کنٹونمنٹ ریلوے سٹیشن پر پولیس کو جل دے کر اندر چلی گئیں اور شالیمار ایکسپریس پر قبضہ کر لیا۔ کچھ خواتین ریلوے لائن پر لیٹ گئیں۔ اور ڈرائیور کو انجن سے باہر دھکیل دیا۔ انہوں نے سٹیشن کے باہر بھی سڑک بلاک کر دی۔ انہوں نے بینر لہرائے اور نعرے بازی بھی کی۔

○ اوکاڑہ میں مسلم لیگ (ن) کے شر پسندوں نے پہیہ جام کی کامیابی کے لئے ریلوے اوور ہیڈ برج پر موبل آئل کے کئی ڈرم الٹ دئے اور ملازم سے چابیاں چھین کر ریلوے پھاٹک بند کر دیا گیا۔ لیکن جلد ہی انتظامیہ نے ان رکاوٹوں کو دور کر دیا۔

○ لاہور میں جیل روڈ انڈر پاس پر پیپلز پارٹی کے جلوس کی گاڑی کو حادثہ پیش آگیا جس میں ۷۔ افراد جاں بحق اور ۱۸۔ زخمی ہو گئے۔ پہیہ جام ہڑتال کے خلاف نکالے گئے جلوس میں شامل یہ افراد ویگن کی چھت پر سوار نعرے بازی کر رہے تھے کہ اوپر بنی ہوئی رکاوٹ سے ٹکرا کر نیچے گر گئے۔

○ پیپلز پارٹی کے راہنما خالد گھرکی پہیہ جام ہڑتال کے خلاف نکالے گئے ایک جلوس کی قیادت کے دوران گولی لگنے سے شدید زخمی ہو گئے۔ نامعلوم طرف سے آنے والی گولی پنڈلی میں لگی۔ اب وہ ہسپتال میں خطرے سے باہر ہیں۔

○ جمیعت علمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمان نے حکومت اور اپوزیشن میں بامقصد مذاکرات کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم اپوزیشن کی سیاسی بلیک میلنگ میں نہیں آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی دولت لوٹنے والے احتساب سے نہیں بچ سکیں گے۔ جمہوریت کے خلاف تمام سازشیں ناکام بنادی جائیں گی۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے آج کی کامیاب ہڑتال پوری قوم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے۔ اس ریفرینڈم میں قوم نے حکومت کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ احتجاجی سیاست سے اپوزیشن مزید کمزور ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مخالفین کی محاذ آرائی کو خاطر میں لائے بغیر عوامی خدمت کر رہی ہے۔

○ لاہور میں اپوزیشن کی پہیہ جام ہڑتال کے خلاف رکشوں کی ریلی منعقد ہوئی۔ یہ ریلی جین مندر سے شروع ہو کر اور پورے شہر کا راؤنڈ کرنے کے بعد مینار پاکستان پر ختم ہوئی۔

○ جماعت اسلامی کے امیر حافظ محمد ادریس نے پہیہ جام ہڑتال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ دونوں پہلوان کامیاب رہے ہیں۔ لیکن نواز شریف کے دعویٰ کے برعکس چڑیا بھی پر مارتی رہی اور چڑے بھی دندناتے رہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ اب تمام آپشنز ختم ہو گئے ہیں اور احتجاج کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔ ہم موجودہ حکومت کو سیکورٹی رسک ہی نہیں سمجھتے بلکہ اقتصادی رسک بھی سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تحریک نجات ختم کرنے کے لئے پوری قوم کو گرفتار کرنا پڑے گا۔

○ وزیر داخلہ پاکستان نے کہا ہے کہ اپوزیشن کا دعویٰ غلط ہے کہ ہزاروں گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امن وامان کی خاطر صرف ۱۵۰۰۔ گرفتاریاں کی گئی ہیں۔

○ بھارتی وزیر صحت نے کہا ہے کہ دارالحکومت میں طاعون کے مرض میں مبتلا مشتبہ افراد میں کمی ہوئی ہے۔

○ صوبہ گجرات کے شہر سورت میں طاعون کے ۹۳۔ مریض ہسپتال سے بھاگ گئے ہیں۔

○ فرانس نے عراق پر زور دیا ہے کہ کویت کی سرحدوں سے فوجوں کی واپسی کا وعدہ پورا کرے۔

○ اسرائیلی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ بیت المقدس پر کوئی مصالحت نہیں ہو سکتی۔

○ کئی امریکی ارکان سینٹ نے بے نظیر کی پالیسیوں کو سراہا ہے قاہرہ کانفرنس میں بے نظیر کی تقریر کو کانگرس کے ریکارڈ میں شامل کر لیا گیا ہے۔

○ وزیراعظم پاکستان کی ہدایت پر پاکستانی قونصل خانہ بدعنوانیوں کی تحقیقات کے لئے ٹیم جدہ پہنچ گئی ہے۔

STONE REMOVING COURSE
بفضل خدا گردہ اور مثانہ کی پتھری کے اخراج کیلئے کامیاب دوا۔
بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار
(سابقہ دوکانیں) صبح ۱۰ بجے تا ۱/۲ ۱ بجے
شام 5 بجے تا 8 بجے
دارالیمن صبح 8 تا ۱۰ بجے

منتقلی دوکان
ظفر الیکٹرونکس اقصیٰ روڈ
چند قدم کے فاصلہ پہ الائیڈ بنک والی مارکیٹ (اکرام مارکیٹ) میں منتقل ہو گئی ہے
دس سال سے آپکی خدمت میں پیش پیش
ظفر الیکٹرونکس ربوہ

GOOD NEWS
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
212487 رہائش
211274 دکان
بشارت احمد خان